

عیدِ مبعثِ مبارک کے موقع پر سالانہ خطاب - 17 /Jan /2026

ریبر معظم انقلابِ اسلامی نے عیدِ شریفِ مبعثِ مبارک کے پُرمُسرت موقع پر، معاشرے کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد سے ملاقات میں، آج کی انسانی دنیا میں اوائل اسلام کی مانند ایک عظیم تبدیلی بربا کرنے کی اسلام کی بے پناہ صلاحیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے—اور جاہلیت، ظلم، جبر، خوف اور استکبار میں گرفتار معاشروں کو صلاح، نجات اور شرافت سے بھرہ مند معاشروں میں تبدیل کرنے کی اس کی صلاحیت کو بیان کرتے ہوئے—حالیہ فتنہ کے مختلف پہلوؤں اور اس امریکی فتنہ کے منصوبہ سازوں اور اس کے محرکین کے مقابلے میں اسلامی جمہوریہ ایران کے مؤقف کی تشریح کی نیز تاریخی دن 22 دی (12 جنوری 2026) کو ملت کی عظیم تحریک کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ایرانی ملت نے فتنہ کی کمر توڑ دی، تاہم اس فتنہ کی حقیقت، اس کے مقاصد اور اس کے «تربیت یافته» اور «دھوکے کا شکار بنائے گئے» عناصر کو اچھی طرح پہچاننا ضروری ہے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے تاریخ بشر کی سب سے بڑی عید کی مناسبت سے «ملت ایران، امت اسلامی اور دنیا کے تمام آزادی خواہوں» کو مبارکباد دیتے ہوئے، رسول عظیم الشان اسلام کی بعثت کو قرآن کی ولادت کا دن، انسان کی الہی تربیت کے منصوبے سے بشریت کی آکابی کا آغاز، اسلامی تمدن کی بنیاد اور عدل، اخوت اور برابری کے پرچم کے برافراشتہ ہونے کا دن قرار دیا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ بعثت کی فضیلتوں کا حقیقی ادراک ہم جیسے لوگوں کی استطاعت سے بالاتر ہے اور اسے امیرالمؤمنین کے کلام کے ذریعے بیان کیا جانا چاہیے اور نہج البلاغہ کے مطالعے سے سمجھا جانا چاہیے۔

اسلام کی انسان سازی اور تمدن سازی کی قدرت کی وضاحت کرتے ہوئے، ریبر انقلاب نے بعثت سے قبل کے عرب معاشرے کی خصوصیات—جیسے اخلاقی زوال و فساد، ہم گیر جاہلیت، سنگ دلی، ظلم، جبر، تکبر، تعصّب، نادانی اور گہری نانصافی و امتیاز—کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: رسول اکرم نے وحی اور عقل و ایمان پر مبنی الہی منصوبے کے تحت، ایسے پسماندہ اور منحط لوگوں میں سے ابوذر، عمار اور مقداد جیسے بے مثال باوقار انسان تیار کیے؛ اور اسلام کی بھی بے نظیر صلاحیت آج بھی تبدیلی کا مرکز بن سکتی ہے۔

ریبر انقلاب نے آج کے بہت سی انسانی معاشروں—بالخصوص مغربی معاشروں—کو، اگرچہ ظاہری شکل و زبان کے اعتبار سے دور جاہلیت سے مختلف بیں، مگر اسی گہرے اخلاقی فساد، ظلم و نانصافی، زورگوی اور استکبار میں گرفتار قرار دیا اور فرمایا: اسلام اور مونمن و معتقد مسلمان آج کی دنیا کو زوال کے ڈھلان سے، تباہی و فساد کی کھائی میں گرنے سے بچا کر صلاح، نجات اور شرافت کی چوٹیوں کی طرف، اور جہنم کی سمت سے جنت کی طرف لے جا سکتے ہیں، بشرطیکہ وہ گہرے اور ہم گیر ایمان کے ساتھ عمل کریں۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے آیتِ کریمہ «وَ لَا تَهْنِوْا وَ لَا تَحْزِنُوْا وَ أَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنْ» کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا: بشریت کی نجات میں مسلمانوں کی اصل شرط «ابوذری ایمان» ہے؛ البتہ اسلامی جمہوریہ میں انفرادی سطح پر—خواہ نامور شہداء میں یا گمنام شہداء میں—ابوذر صفت انسان موجود رہے ہیں، لیکن اصل بات یہ ہے کہ ایسا ایمان پورے معاشرے میں راسخ اور عام ہو جائے۔

ریبر انقلابِ اسلامی نے اپنی تقاریر کے دوسرے حصے میں حالیہ فتنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے—جس نے عوام کو کسی حد تک اذیت و آزار میں مبتلا کیا اور ملک کو بعض نقصانات پہنچائے—فرمایا: یہ فتنہ اللہ کی توفیق

سے اور «ملت، ذمہ داران اور مابر و کارآزمودہ ایلکاروں» کے ہاتھوں ختم ہوا، لیکن ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ اس فتنہ کی حقیقت کیا تھی اور یہ کیوں بڑا کیا گیا؛ اس کے عناصر کون لوگ تھے اور دشمن کے مقابلے میں ہمارا طرز عمل کیا ہونا چاہیے؟

آپ نے حالیہ فتنہ کی حقیقت کو امریکی قرار دیتے ہوئے، امریکیوں کی مختلف سازشوں کے اصل ہدف کی تشریح میں فرمایا: امریکہ کا بنیادی اور مستقل مقصد—اور صرف اس کے موجودہ صدر کا نہیں—ایران کو نگل جانا اور ہمارے ملک پر اپنی فوجی، سیاسی اور اقتصادی بالادستی کو دوبارہ قائم کرنا ہے؛ کیونکہ اس وسعت، آبادی، وسائل اور سائنسی و ٹیکنالوجی ترقی رکھنے والا ملک، وہ بھی اس قدر حساس جغرافیائی مرکز میں واقع ہونا، ان کے لیے قابل برداشت نہیں ہے۔

ریبر انقلاب نے سابقہ فتنوں میں مغربی حکام کی مداخلت کی سطح کو عموماً میدیا کے عناصر اور دوسرے درجے کے سیاست دانوں تک محدود قرار دیا اور فرمایا: لیکن حالیہ فتنہ کی خصوصیت یہ تھی کہ خود امریکہ کے صدر نے ذاتی طور پر اس میں مداخلت کی، بیانات دیے، دھمکیاں دیں اور فتنہگروں کو حوصلہ دے کر پیغام دیا کہ آگے بڑھو، مت ڈرو، ہم تمہاری فوجی حمایت کریں گے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے امریکہ کے صدر کے ان بیانات کو—جن میں اس نے تخریب کاروں اور قاتلوں کو ملتِ ایران کا نام دیا—قوم پر ایک عظیم بیتان قرار دیتے ہوئے فرمایا: امریکی صدر نے علانیہ فتنہگروں کی حوصلہ افزائی کی اور پس پرہ میں بھی امریکہ اور چینی حکومت نے ان کی مدد کی؛ لہذا ہم امریکہ کے صدر کو مجرم سمجھتے ہیں، چاہے وہ جانی و مالی نقصانات کے سبب ہو یا اس بیتان کی بنا پر جو اس نے ملتِ ایران پر لگایا۔

آپ نے فتنہ کے میدانی عناصر کی نوعیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: میدان میں سرگرم عناصر دو قسم کے تھے؛ ایک گروہ وہ تھا جسے امریکہ اور اسرائیل کی خفیہ ایجنسیوں نے نہایت دقت سے منتخب کیا تھا اور بھاری رقوم دینے کے علاوہ انہیں نقل و حرکت کے طریقوں، آگ لگانے، خوف پھیلانے اور پولیس سے بچ نکلنے جیسے امور کی باقاعدہ تربیت دی گئی تھی؛ ان خبیث اور مجرم عناصر کی بڑی تعداد کو قانون نافذ کرنے اور سیکیورٹی فورسز کی مؤثر کارروائی کے نتیجے میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ریبر انقلاب نے فتنہ کے دوسرے میدانی گروہ کو ایسے نوجوانوں اور نو خیز لڑکوں پر مشتمل قرار دیا جو پہلے گروہ کے زیر اثر آگئے تھے، اور فرمایا: اس گروہ کا چینی رژیم یا خفیہ ایجنسیوں سے کوئی براہ راست تعلق نہیں تھا، بلکہ یہ ناتجربہ کار افراد تھے جنہیں سراغنوں نے متاثر کیا اور جوش و بیجان پیدا کر کے انہیں ایسے اقدامات اور شرارتون پر آمادہ کیا جن کا انہیں ارتکاب نہیں کرنا چاہیے تھا۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے فرمایا: یہ لوگ فتنہ کے آلہ کار تھے اور ان کی ذمہ داری عمارتوں، ریائشی گھروں، سرکاری دفاتر اور صنعتی مراکز پر حملہ کرنا تھی؛ اور افسوس کہ «نادان اور نااگاہ عناصر» نے «خبیث اور تربیت یافته سراغنوں» کی قیادت میں نہایت بُرے کام اور سنگین جرائم انجام دیے، جن میں تقریباً ۲۵۰ مساجد کی تخریب، ۲۵۰ سے زائد تعلیمی و علمی مراکز کی بربادی، بجلی کی صنعت کے مراکز، بینکوں، طبی و معالجہ اداروں اور عوامی اشیائے خورونوں کی دکانوں کو نقصان پہنچانا شامل ہے؛ نیز عوام کو نشانہ بنا کر ان میں سے چند ہزار افراد کو قتل کیا گیا۔

آپ نے نہایت غیر انسانی اور سراسر وحشیانہ اقدامات—جیسے ایک مسجد میں چند نوجوانوں کو محصور کر کے

زندہ جلانا، یا تین سالہ بچی اور بے دفاع و بے گناہ مردوں اور عورتوں کا قتل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ تمام اعمال فتنہ کے پہلے سے تیار شدہ منصوبے کا حصہ تھے، اور یہ عناصر نرم اسلحہ کے ساتھ سخت اسلحہ سے بھی لیس تھے جو بیرون ملک سے منگوا کر ایسے جرائم کے ارتکاب کے لیے فتنہ گروں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

ریبر انقلابِ اسلامی نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ملت ایران نے فتنہ کی کمر توڑ دی، فرمایا: ملت ایران نے ۲۲ دی (۱۲ جنوری) کو اپنی کڑوڑوں پر مشتمل اور عظیم الشان ریلیوں کے ذریعے اس دن کو اپنی بے انتہا درخشاں تاریخ میں ایک اور تاریخی دن بنا دیا، اور دعوے داروں کے منہ پر ایک کاری ضرب لگا کر فتنہ کو دبا دیا۔

آپ نے صہیونیوں سے وابستہ عالمی مطبوعات اور خبر رسان اداروں میں فتنہ گروں کی قلیل تعداد کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے اور اس کے مقابل، ۲۲ دی کو ملت ایران کے عظیم الشان اجتماع کا انکار کرنے یا اسے معمولی دکھانے کو ان کی پمیشگی عادت قرار دیتے ہوئے فرمایا: ان ہتھکنڈوں سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی؛ حقیقت وہی ہے جسے ملت نے تہران اور دیگر شہروں میں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے حالیہ فتنہ میں ملت ایران کے باتھوں امریکہ کی شکست کو، بارہ روزہ جنگ میں امریکہ اور صہیون کی شکست کا تسلسل قرار دیتے ہوئے فرمایا: انہوں نے اس فتنہ کو بڑے اقدامات کے لیے وسیع آمادگی کے ساتھ بڑا کیا تھا؛ اگرچہ ملت نے فتنہ کو دبا دیا، لیکن یہ کافی نہیں ہے اور امریکہ کو اپنے اقدامات کا جواب دہ بونا چاہیے۔

آپ نے وزارتِ خارجہ سمیت متعلقہ اداروں کو حالیہ امریکی جرائم کی پیگیری کا پابند قرار دیتے ہوئے فرمایا: ہم ملک کو جنگ کی طرف نہیں لے جائی، لیکن مقامی مجرموں کو اور ان سے بڑھ کر بین الاقوامی مجرموں کو ہرگز آزاد نہیں چھوڑیں گے؛ اس معاملے کو اپنے متعلقہ طریقوں اور درست اسلوب کے ساتھ سنجیدگی سے آگے بڑھایا جانا چاہیے۔

ریبر انقلابِ اسلامی نے تاکید کرتے ہوئے فرمایا: توفیق الہی سے ملت ایران نے جس طرح فتنہ کی کمر توڑی، اسی طرح فتنہ گر کی کمر بھی توڑنی چاہیے۔

آپ نے اپنے خطاب کے آخری حصے میں، امریکی صہیونی فتنہ کے خلاف کامیاب جدوجہد میں ذمہ داران اور پولیس، سیکیورٹی فورسز، سپاہ اور بسیج کی شبانہ روزی جانفشنائی اور قربانیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ملک کے تمام ذمہ داران نے بامی تعاون کیا اور ملت نے بھی فیصلہ کن اقدام کیا؛ اور اپنی وحدت کے ذریعے اس معاملے کو پوری مضبوطی کے ساتھ انجام تک پہنچا دیا۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے عوام کے درمیان وحدت کے تحفظ کی اپنی بمیشہ کی تاکید کو دہراتے ہوئے فرمایا: گروہی، سیاسی اور فکری اختلاف عوام کے درمیان نہیں پہلے چاہئیں؛ سب کو اسلامی نظام اور عزیز ایران کے دفاع میں ایک ساتھ، شانہ بشانہ اور متحد رینا چاہیے۔

آپ نے مختلف شعبوں کے ذمہ داران کی کوششوں اور میدان کے عین وسط میں صدر مملکت اور دیگر اعلیٰ حکام کی سرگرمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مزید فرمایا: ایسا نہیں بونا چاہیے کہ بعض لوگ سرگرمیوں سے بے خبر ہو کر محض اعتراضات کرتے رہیں؛ میں اس بات سے سختی کے ساتھ منع کرتا ہوں کہ ایسے حساس اندرونی اور

بین الاقوامی حالات میں ملک کے سربراہان، صدر مملکت یا دیگر ذمہ داران کی توبیں کی جائے، اور چاہے وہ پارلیمان کے اندر ہوں یا باہر، ایسے افراد کو اس عمل سے باز رکھتا ہوں۔

ریبر انقلاب نے اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ ایسے حادثات کے وقت جو ذمہ داران میدان میں اور عوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں، ان کی قدر دانی کی جانی چاہیے، فرمایا: ماضی میں بعض اوقات ایسے ذمہ داران بھی رہے ہیں جو میدان اور عوام سے کنارہ کش ہو جاتے تھے یا حتیٰ عوام کے خلاف باتیں بھی کرتے تھے، لیکن اس مرتبہ ذمہ داران عوام کے ساتھ اور عوام کے درمیان رہے اور اسی مقصد کے لیے کوشان رہے؛ اس جذبے کی قدر شناسی ہونی چاہیے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے نیا ایت تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر مملکت اور دیگر سربراہان قوا کو ان کے کام اور اس عظیم خدمت کو انجام دینے دیا جائے جو ان کے ذمہ ہے، اور مزید کہا: اگرچہ معاشی صورتحال اچھی نہیں ہے اور عوام کی معیشت کو واقعی مشکلات درپیش ہیں؛ تابم حکومتی ذمہ داران کو بعض شعبوں—جیسے «بنیادی اشیائے ضروریہ اور مویشیوں کے چارے کی فرائیمی»، اور عوام کی روزمرہ ضروریات و اشیائے خوردگوش کی فرائیمی—میں پہلے سے کہیں زیادہ، بلکہ دو گنی سنجیدگی کے ساتھ کام کرنا چاہیے؛ کیونکہ اگر عوام اور ذمہ داران اپنی اپنی ذمہ داریوں کو درست طور پر انجام دیں، تو پروردگار یقیناً اس کام میں برکت عطا فرمائے گا۔